

2۔ مرزا غالب کے عادات و خصائل

مولانا انطاف حسین حالی

(1910-1932)

ابتدائی حالات:

الطاف حسین حالی پانی پت میں پیدا ہوئے۔ ان کے اجداد غیاث الدین بلبن کے زمانے میں ہندوستان آئے۔ نوبرس کے تھے کہ والد کا انتقال ہو گیا۔ بھائیوں نے پرورش کی۔ تعلیم کی تکمیل دہلی کے عالموں کی صحبت میں ہوئی۔ غالب اور شیفتہ کی صحبت سے بطور خاص فیض یاب ہوئے۔ سرسید سے بھی تعلق خاطر قائم ہوا۔ شیفتہ اور غالب کے انتقال کے بعد، لاہور آئے اور یہاں پنجاب بک ڈپو میں ملازمت کر لی۔ یہیں ورنہ انگریزی ادبیات سے متعارف ہوئے۔ جدید طرز کی نظمیں لکھیں اور اردو شاعری کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔ ۱۸۸۷ء میں سرکار حیدرآباد نے سو روپیہ ماہوار وظیفہ مقرر ہو گیا، تو ملازمت ترک کر کے باقی عمر تصنیف و تالیف میں بسر کر دی۔

اسلوب بیان:

حالی کے اسلوب بیان کی سب سے نمایاں خوبی مدعا نگاری ہے۔ حالی کی غرض، اپنے مضمون کو ادا کرنے اور مطالب کو وضاحت سے پیش کرنے کے سوا کچھ نہیں ہوتی۔ ان کی نثری تحریروں میں اعتدال و توازن کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ بے جا اختصار اور بے جا طوالت سے اجتناب کرتے ہوئے، عبارت کو دلکش، سادہ اور مدلل بنانے میں، حالی اپنی مثال آپ ہیں۔ وہ ہر بات کو سنجیدگی اور عاقلیت کے ترازو میں تولتے ہیں اور تحلیل اور جذبات سے دُور رہتے ہوئے اپنے خیالات اور حقائق کو قاری تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رشید احمد صدیقی نے، حالی کے نثری اسلوب کو، اُردو نثر کا معیاری اسلوب قرار دیا ہے۔

تصانیف:

وہ سوچ نگار، مضمون نگار اور نقاد ہیں۔ سرسید کے قریبی اور باطنی دوست و ساتھیوں میں تھے۔ ان کی مشہور کتابوں میں ”حیات جاوید“، ”حیاتِ سعدی“، ”مقدمہ شعر و شاعری“ اور ”موجز اسلام“ شامل ہیں۔ آخر الذکر کتاب ”مسدسِ حالی“ کے نام سے بے حد مقبول ہوئی۔ مقدمہ شعر و شاعری (جو دراصل ان کے دیوان کا طویل دیباچہ ہے) جدید اردو تنقید کا نقطہ آغاز ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اشتیاق	شوق	بائیں ہمہ	اس سب کے باوجود
بسط	عانت	بیرنگ	بغیر نکت کے
جامعہ دار	پھول دار چیمٹ	پُرت	زُتھ
حفظ وضع	وضع داری کی حفاظت	حیوانِ عریف	ہنسی مذاق کرنے والا جانور
سوغات	تحفہ	سقیم	خرابی
طرافت	ہنسی مذاق	عمائد	معززین
فرغل	رونی والا لہا کوٹ	فواکہ	پھل
قلیل	کم	کشادہ پیشانی	ہنس مکھ
مالیدہ	ایک قیمتی کپڑا	ناقل	نقل کرنے والا
ندامت	شرمندگی	پکا گت	ایک ہونا

سبق کا خلاصہ

مرزا غالب کے عادات و خصائل میں مولانا الطاف حسین حالی نے مرزا غالب کے اخلاق و عادات بیان کئے ہیں۔ مرزا غالب ہر شخص سے خندہ پیشانی سے پیش آتے۔ وہ جتنے اچھے اور اعلیٰ شاعر تھے اتنے ہی نفیس اور ہر دلعزیز انسان تھے اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ ہر وہ شخص جو غالب سے ملتا غالب کی شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا ہے اور ایک ملاقات کے بعد اس کے دل میں دوبارہ ملنے کی خواہش جنم لیتی۔ غالب دوستوں کو دیکھتے تو کھل اٹھتے انہیں ایسی خوشی حاصل ہوتی جو ناقابل بیان ہوتی۔ غالب کے حلقہ احباب میں بلا تفریق مذہب و ملت تمام ہندوستان کے دوست شامل تھے اور غالب کے خطوط میں ان کے لیے محبت ٹپکتی تھی اور وہ ان کی جانب سے لکھے گئے ہر خط کا جواب دینا از حد ضروری سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر غالب بیمار ہوتے تب بھی وہ انکی طرف سے لکھے گئے خطوط کا جواب ضرور دیتے۔ غزلوں کی اصلاح اور دوستوں کی فرمائشوں سے کبھی تنگ نہ پڑتے۔ غزلوں کی اصلاح فرماتے اور دوستوں کی فرمائشوں کو پورا کر دیتے۔ بیرنگ خط کا کبھی برا نہ مناتے لیکن اگر کوئی دوست خط میں ڈاک کے ٹکٹ رکھ کر بھیجتا تو سخت ناراض ہوتے۔

حالی، غالب کی شخصیت کے ایک نمایاں پہلو کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ غالب حد درجہ مروت اور لحاظ کا مظاہرہ کرتے۔ اخیر عمر میں جب بڑھاپا طاری تھا اور طبیعت مضحل رہنے لگی تھی لیکن پھر بھی دوست احباب کے ساتھ مروت و رعایت کا مظاہرہ کرتے اور اگر کوئی غزل یا قصیدہ درستی کے لیے بھیج دیتا تو اصلاح کے بغیر ہر گز واپس نہ فرماتے خواہ آپ کی طبیعت بگڑی ہی کیوں نہ ہوتی۔ ایک دوست کو خط میں لکھا کہ مجھ سے جہاں تک ممکن ہو سکا دوست احباب کو کبھی مایوس نہیں کیا بلکہ طبیعت کی پریشانی کے باعث اگر لینے لینے بھی اشعار دیکھنے پڑے تو میں نے دیکھے۔ لیکن اب پریشانی جاتی رہی اور ہاتھ ریشے کے باعث صحیح طور پر لکھنے کے قابل نہیں۔

مرزا غالب کو اگر انسان کی بجائے مزاج کرنے والا انسان کہا جائے تو بجا ہو گا کیونکہ مرزا کی عادات میں خوش طبعی بہت منفرد اور نمایاں خوبی تھی۔ ایک دفعہ رمضان المبارک کا مہینہ گزر گیا تو آپ بادشاہ سلامت سے ملنے ان کے قلعے تشریف لے گئے تو بادشاہ سلامت نے آپ سے پوچھا: مرزا تم نے کتنے روزے رکھے ہیں؟ عرض کیا ”پیر و مرشد ایک نہیں رکھا۔“

مرزا صاحب کو آم بہت پسند تھے۔ ایک مرتبہ اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، ہر شخص آم کے بارے میں اپنی رائے دے رہا تھا۔ مرزا صاحب کی باری آئی تو وہ کہنے لگے آم میں صرف دو باتیں ہونی چاہئیں میٹھا ہو اور بہت ہو، اب بات پر سب حاضرین ہنس پڑے۔

اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس 1: وہ ہر شخص سے جو ان سے ملنے جاتا تھا، بہت کشادہ پیشانی سے ملتے تھے۔ جو شخص ایک دفعہ ان سے ملا، اسے ہمیشہ ملنے کا اشتیاق رہتا تھا۔ دوستوں کو دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے تھے اور ان کی خوشی سے خوش اور غم سے غمگین ہوتے تھے۔ اس لیے ان کے دوست، ہر مذہب اور ملت کے، نہ صرت ولی میں بلکہ تمام ہندوستان میں بے شمار تھے۔ جو خطوط انہوں نے اپنے دوستوں کو لکھے ہیں، ان کے ایک ایک حرف سے مہر و محبت، غم خواری و یگانگت چمکی پڑتی ہے۔ ہر ایک خط کا جواب لکھنا اپنے ذمے فرض صین سمجھتے تھے۔ ان کا بہت سادقت دوستوں کو جواب لکھنے میں صرف ہوتا تھا۔ بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی، وہ مخطوں کے جواب لکھنے سے باز نہ آتے تھے۔ وہ دوستوں کی فرمائشوں سے کبھی تنگ دل نہ ہوتے تھے۔ غزلوں کی اصلاح کے سوا اور طرح طرح کی فرمائشیں، ان کے بعض خالص و مخلص دوست کرتے تھے اور وہ ان کی تکمیل کرتے تھے۔ لوگ ان کو اکثر بیرنگ خط بھیجتے تھے، مگر ان کو کبھی ناگوار نہ گزرتا تھا۔ اگر کوئی شخص لغافے میں نکٹ رکھ کر بھیجتا، تو سخت شکایت کرتے تھے۔

مصنف کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

سبق کا عنوان: مرزا غالب کے عادات و خصائل

حل مشقی سوالات

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) مرزا غالب کیسے اخلاق کے مالک تھے؟

جواب۔ مرزا غالب کے اخلاق نہایت وسیع تھے۔ وہ ہر شخص سے جو ان سے ملنے جاتا تھا بہت کشادہ پیشانی سے ملتے تھے۔ جو شخص ان سے ایک دفعہ ملتا، اسے ہمیشہ ملنے کا اشتیاق رہتا تھا۔

(ب) دوستوں کو دیکھ کر غالب کی حالت کیا ہوتی تھی؟

جواب۔ مرزا غالب دوستوں کو دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے تھے۔ مرزا دوستوں کی خوشی میں خوش اور غم سے غمگین ہوتے تھے۔

(ج) مرزا غالب کو کہاں کہاں سے خط آتے تھے؟

جواب۔ مرزا غالب کو نہ صرف دلی سے بلکہ پورے ہندوستان سے خط آتے تھے کیونکہ سارے ہندوستان میں ان کے ہر مذہب اور ہر ملت کے بے شمار دوست موجود تھے۔

(د) اکثر لوگ غالب کو کس طرح کے خط بھیجتے تھے؟

جواب۔ غالب کو اکثر لوگ ہر رنگ خط بھیجتے تھے مگر ان کو کبھی ناگوار نہ گزرتا تھا۔

(ه) سالکوں کے ساتھ مرزا غالب کا سلوک کیسا تھا؟

جواب۔ اگرچہ مرزا کی آمدنی قلیل تھی، مگر حوصلہ فراخ تھا۔ سالک ان کے دروازے سے خالی ہاتھ بہت کم جاتا تھا۔ ان کے مکان کے آگے اندھے، لولے اور اپانچ مرد اور عورتیں پڑے رہتے تھے۔

(و) دوستوں کے ساتھ مرزا غالب کا سلوک کیسا تھا؟

جواب۔ مرزا غالب اپنے دوستوں کے ساتھ جو گردشِ روزگار سے بگڑ گئے تھے، نہایت شریفانہ طور سے سلوک کرتے تھے۔

(ز) مرزا غالب کے مزاج کی خاص خوبی کیا تھی؟

جواب۔ مرزا غالب کے مزاج میں عرافت اس قدر تھی کہ اگر آپ کو بجائے حیوان ناطق کے حیوانِ عریف کیا جائے تو بجا ہے۔

(ج) مرزا غالب کو کون سا پھل پسند تھا؟

جواب۔ مرزا غالب کو آم بہت پسند تھا۔

(ط) سبق "مرزا غالب کے عادات و خصائل" کس کتاب سے لیا گیا ہے؟

جواب۔ یہ سبق "یادگار غالب" سے لیا گیا ہے۔

(ی) سبق "مرزا غالب کے عادات و خصائل" کے مصنف کون ہیں؟

جواب۔ اس سبق کے مصنف "مولانا الطاف حسین حالی" ہیں۔

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ و محاورات کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

جواب۔

الفاظ	معانی	جملے
کشاہدہ پیشانی	کھلے دل سے، خوش اخلاقی سے	غالب اپنے دوستوں سے کشاہدہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔
باغ باغ ہوتا	بہت خوش ہوتا	ماں اپنے گم شدہ بچے کو دیکھ کر باغ باغ ہو گئی۔
مخلص	وفادار	اسلم میر ابڑا مخلص دوست ہے۔
گردش روزگار	زمانے کا چکر، بد نصیبی	مرزا اپنے گردش روزگار سے بگڑے ہوئے دوستوں سے نہایت شریفانہ طور سے پیش آتے تھے۔
سیر ہو جانا	جی بھر جانا	مرزا کی طبیعت کبھی بھی آم کھانے سے سیر نہیں ہوتی تھی۔
زمین میں گڑ جانا	شرمندہ ہونا	محسن اپنے ٹل ہونے کی خبر سن کر زمین میں گڑا جا رہا تھا۔

۳۔ مندرجہ ذیل جملوں کو مکمل کریں۔

جواب۔ (الف) مرزا غالب کے اخلاق نہایت وسیع تھے۔

(ب) دوستوں کی فرمائشوں سے کبھی تنگ دل نہ ہوتے تھے۔

(ج) خود داری اور حفظ وضع کو وہ کبھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔

(د) فواکہ میں آم ان کو بہت مرغوب تھا۔

(ه) مرزا کی نیت آموں سے کسی طرح سیر نہ ہوتی تھی۔

۶۔ کالم الف میں دیئے گئے الفاظ کو کالم ب کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

جواب۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
اغراق	لمت	وسیع
خوشی	لحاظ	غم
مذہب	وسیع	لمت
مروت	کلث	لحاظ
بیرنگ	حیوان ظریف	کلث
حیوان ناطق	غم	حیوان ظریف

۷۔ مذکر اور مؤنث الفاظ الگ الگ کر کے لکھیں۔

جواب۔ غم، خوشی، خط، مذہب، لمت، حرف، غزل، مروت، لحاظ، کلث، حوصلہ، وضع، جاڑا، طرافت

مذکر الفاظ: غم، مذہب، حوصلہ، لحاظ، حرف، کلث، جاڑا، خط

مؤنث الفاظ: خوشی، غزل، لمت، مروت، طرافت، وضع

۸۔ درج ذیل اقتباس کی تشریح سیاق و سباق کے حوالے سے کریں۔

اقتباس: مروت اور لحاظ مرزا کی طبیعت میں بدرجہ کفایت تھا۔ باوجودیکہ اخیر عمر میں وہ اشعار کی اصلاح دینے سے بہت گھبرانے لگے تھے، بایں ہمہ کبھی کسی کا قصیدہ یا غزل بغیر اصلاح کے واپس نہ کرتے تھے۔ ایک صاحب کو لکھتے ہیں: ”جہاں تک ہو سکا، احباب کی خدمت بھالایا اور اوراق اشعار دیکھتا تھا۔ اور اصلاح دیتا تھا۔ اب نہ آنکھ سے اچھی طرح سوچے اور نہ ہاتھ سے اچھی طرح لکھا جائے۔“

مصنف کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

سبق کا عنوان: مرزا غالب کے عادات و خصائل

حل لغت: مروت: لحاظ۔ بدرجہ کفایت: انتہائی درجہ۔ بایں ہمہ: اس سب کے باوجود۔ احباب: حبیب کی جمع۔

سوچے: دکھائی دے۔

سیاق و سباق:

مصنف نے اس سبق میں غالب کے حلاقہ کی حادثہ کے محسن کا جائزہ لیا ہے اور دوستوں کے ساتھ غالب کے رویے کو خاص طور پر اجاگر کیا گیا۔ حالی کے انصوب بیان کی سب سے نمایاں خوبی مدعا نگاری ہے۔ ان کی نثری تحریروں میں اعتدال و توازن کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ بے جا اختصار اور بے جا طوالت سے اجتناب کرتے ہوئے، عبارت کو دلکش، سادہ اور مدلل بنانے میں، حالی اپنی مثال آپ ہیں۔ وہ ہر بات کو سنجیدگی اور عاقلیت کے ترازو میں تولتے ہیں اور تفصیل اور جذبات سے دور رہتے ہوئے اپنے خیالات اور حقائق کو قاری تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالی کے نثری اسلوب کو، اردو نثر کا معیاری اسلوب قرار دیا ہے۔

یہ مضمون مولانا حالی کی تحریر کردہ کتاب ”یادگار غالب“ سے لیا گیا اور اس سبق میں اردو ادب کے سب سے بڑے غزل گو شاعر جو اردو اور فارسی کے قادراً کلام شاعر تھے ان کے روز مرہ کے معمولات زندگی پر گہری نظر ڈالی ہے۔

تشریح:

زیرِ نظر اقتباس میں حالی، غالب کی شخصیت کے ایک نمایاں پہلو کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ غالب حد درجہ مروت اور لحاظ کا مظاہرہ کرتے۔ اخیرِ عمر میں جب بڑھاپا طاری تھا اور طبیعت مضطرب رہنے لگی تھی لیکن پھر بھی دوست احباب کے ساتھ مروت و رعایت کا مظاہرہ کرتے اور اگر کوئی غزل یا قصیدہ درگلی کے لیے بھیج دیتا تو اصلاح کے بغیر ہرگز واپس نہ فرماتے خواہ آپکی طبیعت گزری ہی کیوں نہ ہوتی۔ ایک دوست کو خط میں لکھا کہ مجھ سے جہاں تک ممکن ہو سکا دوست احباب کو کبھی مانوس نہیں کیا بلکہ طبیعت کی پریشانی کے باعث اگر لپٹے لپٹے بھی اشعار دیکھنے پڑے تو میں نے دیکھے۔ لیکن اب بڑائی جاتی رہی اور ہاتھ رعشے کے باعث صحیح طور پر لکھنے کے قابل نہیں۔

۴۔ سبق کے متن کو مد نظر رکھ کر درست جواب کی (✓) سے نشاندہی کریں۔

جواب۔ (۱) مرزا غالب کے نہایت وسیع تھے:

(الف) اخلاق (ب) افکار (ج) خصائل (د) کردار

(۲) مرزا غالب دوستوں کی کن باتوں سے کبھی تنگ دل نہ ہوتے تھے؟

(الف) بُری باتوں (ب) زیادتیوں سے (ج) فرمائشوں سے (د) حرکتوں سے

(۳) لوگ اکثر مرزا غالب کو خط لکھتے تھے:

(الف) محبت بھرے (ب) ذکھ بھرے (ج) بیرنگ (د) طویل

(۴) مرزا کی طبیعت میں بددجہ غایت تھا:

(الف) جو دوسٹا (ب) اخلاص (ج) مروت اور لحاظ (د) صبر

(۵) ایک صحبت میں مرزا غالب کس کی تعریف کر رہے تھے؟

(الف) ذوق کی (ب) مومن کی

(ج) بہادر شاہ ظفر کی (د) میر تقی میر کی

(۶) کس نے سودا کو میر پر ترجیح دی؟

(الف) ذوق نے (ب) غالب نے

(ج) مومن نے (د) شیفتہ نے

(۷) فواکہ میں غالب کو بہت مرغوب تھا:

(الف) خربوزہ (ب) تربوزہ

(ج) آم (د) آڑو

جوابات:

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
الف	ج	ج	ج	د	الف	ج

۵۔ اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں۔

جواب۔ اَخْلَاقٌ، مَرْکُوثٌ، اَصْلَاحٌ، وَشْغٌ، مَعَابِذُ

حالی، غالب کی شخصیت کے ایک نمایاں پہلو کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ غالب حد درجہ مروت اور لحاظ کا مظاہرہ کرتے۔ اخیر عمر میں جب بڑھاپا طاری تھا اور طبیعت مضحل رہنے لگی تھی لیکن پھر بھی دوست احباب کے ساتھ مروت و رعایت کا مظاہرہ کرتے اور اگر کوئی غزل یا قصیدہ درستی کے لیے بھیج دیتا تو اصلاح کے بغیر ہر گز واپس نہ فرماتے خواہ آپ کی طبیعت بگڑی ہی کیوں نہ ہوتی۔ ایک دوست کو خط میں لکھا کہ مجھ سے جہاں تک ممکن ہو سکا دوست احباب کو کبھی مایوس نہیں کیا بلکہ طبیعت کی پریشانی کے باعث اگر لینے لینے بھی اشعار دیکھنے پڑے تو میں نے دیکھے۔ لیکن اب پریشانی جاتی رہی اور ہاتھ ریشے کے باعث صحیح طور پر لکھنے کے قابل نہیں۔

مرزا غالب کو اگر انسان کی بجائے مزاج کرنے والا انسان کہا جائے تو بجا ہو گا کیونکہ مرزا کی عادات میں خوش طبعی بہت منفرد اور نمایاں خوبی تھی۔ ایک دفعہ رمضان المبارک کا مہینہ گزر گیا تو آپ بادشاہ سلامت سے ملنے ان کے قلعے تشریف لے گئے تو بادشاہ سلامت نے آپ سے پوچھا: مرزا تم نے کتنے روزے رکھے ہیں؟ عرض کیا ”پیر و مرشد ایک نہیں رکھا۔“

مرزا صاحب کو آم بہت پسند تھے۔ ایک مرتبہ اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، ہر شخص آم کے بارے میں اپنی رائے دے رہا تھا۔ مرزا صاحب کی باری آئی تو وہ کہنے لگے آم میں صرف دو باتیں ہونی چاہئیں میٹھا ہو اور بہت ہو، اب بات پر سب حاضرین ہنس پڑے۔

اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس 1: وہ ہر شخص سے جو ان سے ملنے جاتا تھا، بہت کشادہ پیشانی سے ملتے تھے۔ جو شخص ایک دفعہ ان سے ملتا، اسے ہمیشہ ملنے کا اشتیاق رہتا تھا۔ دوستوں کو دیکھ کر باغ باغ ہو جاتے تھے اور ان کی خوشی سے خوش اور غم سے غمگین ہوتے تھے۔ اس لیے ان کے دوست، ہر مذہب اور ملت کے، نہ صرت ولی میں بلکہ تمام ہندوستان میں بے شمار تھے۔ جو خطوط انہوں نے اپنے دوستوں کو لکھے ہیں، ان کے ایک ایک حرف سے مہر و محبت، غم خواری و یگانگت چمکی پڑتی ہے۔ ہر ایک خط کا جواب لکھنا اپنے ذمے فرض صین سمجھتے تھے۔ ان کا بہت سادقت دوستوں کو جواب لکھنے میں صرف ہوتا تھا۔ بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی، وہ مخطوں کے جواب لکھنے سے باز نہ آتے تھے۔ وہ دوستوں کی فرمائشوں سے کبھی تنگ دل نہ ہوتے تھے۔ غزلوں کی اصلاح کے سوا اور طرح طرح کی فرمائشیں، ان کے بعض خالص و مخلص دوست کرتے تھے اور وہ ان کی تکمیل کرتے تھے۔ لوگ ان کو اکثر بیرنگ خط بھیجتے تھے، مگر ان کو کبھی ناگوار نہ گزرتا تھا۔ اگر کوئی شخص لغافے میں نکٹ رکھ کر بھیجتا، تو سخت شکایت کرتے تھے۔

مصنف کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

سبق کا عنوان: مرزا غالب کے عادات و خصائل

حل لغت: کشادہ پیشانی: ہنس کھ۔ اشتیاق: شوق۔ یکاگمت: ایک ہونا۔ باغ باغ ہونا: بہت خوش ہونا۔ مہر و محبت: پیار محبت۔
غم خواری: ہمدردی۔ بیرنگ: بغیر رنگ کے

سیاق و سباق:

حالی کے اسلوب بیان کی سب سے نمایاں خوبی مدعا نگاری ہے۔ ان کی نثری تحریروں میں اعتدال و توازن کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ بے جا اختصار اور بے جا طوالت سے اجتناب کرتے ہوئے، عبارت کو دلکش، سادہ اور مدلل بنانے میں، حالی اپنی مثال آپ ہیں۔ وہ ہر بات کو سنجیدگی اور ناقصیت کے ترازو میں تولتے ہیں اور تقلیل اور جذبات سے دور رہتے ہوئے اپنے خیالات اور حقائق کو قاری تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حالی کے نثری اسلوب کو، اردو نثر کا معیاری اسلوب قرار دیا ہے۔

یہ مضمون مولانا حالی کی تحریر کردہ کتاب ”یادگار غالب“ سے لیا گیا اور اس سبق میں اردو ادب کے سب سے بڑے غزل گو شاعر جو اردو اور فارسی کے قادرا نکام شاعر تھے ان کے روز مرہ کے معمولات زندگی پر گہری نظر ڈالی ہے اس سبق میں غالب کے اخلاق، انکی عادات انکے محاسن کا جائزہ لیا ہے۔ اور دوستوں کے ساتھ غالب کے رویے کو خاص طور پر اجاگر کیا گیا۔

تشریح:

زیر نظر اقتباس میں غالب کے اس رویے کا تذکرہ کیا گیا ہے جو غالب کو دوستوں کا دوست ثابت کرتا ہے اور غالب کے اخلاق اور کردار کی وضاحت کی گئی۔ ہر وہ شخص جو غالب سے ملتا غالب کی شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا ہے اور ایک ملاقات کے بعد اس کے دل میں دوبارہ ملنے کی خواہش جنم لیتی۔ غالب دوستوں کو دیکھتے تو کھل اٹھتے، انہیں ایسی خوشی حاصل ہوتی جو ناقابل بیان ہوتی۔ غالب کے حلقہ احباب میں بلا تفریق مذہب و ملت تمام ہندوستان کے دوست شامل تھے اور غالب کے خطوط میں ان کے لیے محبت ٹپکتی تھی اور وہ ان کی جانب سے لکھے گئے ہر خط کا جواب دینا از حد ضروری سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر غالب بیمار ہوتے تب بھی وہ انکی طرف سے لکھے گئے خطوط کا جواب ضرور دیتے۔ غزلوں کی اصلاح اور دوستوں کی فرمائشوں سے کبھی تنگ نہ پڑتے۔ غزلوں کی اصلاح فرماتے اور دوستوں کی فرمائشوں کو پورا کر دیتے۔ بیرنگ خط کا کبھی برا نہ مناتے لیکن اگر کوئی دوست خط میں ڈاک کے ٹکٹ رکھ کر بھیجتا تو سخت ناراض ہوتے۔

اقتباس 2: طرافت مزاج میں اس قدر تھی کہ اگر آپ کو بجائے حیوان ناطق کے حیوان طریف کہا جائے تو بجا ہے۔ ایک دفعہ جب رمضان گزر چکا تو قلعے میں گئے۔ بادشاہ نے پوچھا، ”مرزا تم نے کتنے روزے رکھے؟“ عرض کیا: ”بہر و مرشد! ایک نہیں

رکھا۔“ ایک دن نواب مصطفیٰ خان کے مکان پر طے کو آئے۔ ان کے مکان کے آگے چھتا تاریک تھا۔ جب چھتے سے گزر کر دیوان خانے کے دروازے پر پہنچے تو وہاں نواب صاحب ان کو بیٹے کے لیے کھڑے تھے۔ مرزا نے ان کو دیکھ کر یہ معرے پڑھا کہ:

آب چشمہ حیوان درون تاریکیست

مصنف کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

سبق کا عنوان: مرزا غالب کے عادات و خصائل

حل لغت: عرافت مزاج: خوش طبع۔ حیوان ناطق: بولنے والا جانور۔ حیوان ظریف: مزاج کرنے والا انسان۔

پیر و مرشد: بزرگ رہنما۔ دیوان خانہ: بیٹھک۔ درون: اندر میں۔ تاریکیست: اندھیرا۔

سیاق و سباق:

مولانا الطاف حسین حالی نے اردو ادب میں معیاری اسلوب، نثر کے شاندار شاہکار تخلیق کئے ہیں۔ اپنے خیالات اور حقائق کو دلکش، سادہ اور مدلل انداز میں پیش کرتے ہیں۔ اپنی بات کو سنجیدگی اور عقلیت کے معیار پر رکھتے ہوئے اپنے خیالات قاری تک پہنچاتے ہیں۔ یہ مضمون مولانا حالی کی تحریر کردہ کتاب ”یادگار غالب“ سے لیا گیا اور اس سبق میں اردو ادب کے سب سے بڑے غزل گو شاعر جو اردو اور فارسی کے قادرا لکلام شاعر تھے ان کے روز مرہ کے معمولات زندگی پر گہری نظر ڈالی ہے۔ اس پیرا گراف میں بتایا گیا ہے کہ جب مرزا غالب نواب مصطفیٰ خان کے مکان کے دیوان خانے میں پہنچے تو مشرق کی طرف رخ ہونے کے سبب وہاں دھوپ موجود تھی۔ مرزا نے برجستہ کہا ”اِس خانہ ہمہ آفتاب است“۔

تشریح:

مرزا غالب کو اگر انسان کی بجائے مزاج کرنے والا انسان کہا جائے تو بجا ہو گا کیونکہ مرزا کی عادات میں خوش طبعی بہت منفرد اور نمایاں خوبی تھی۔ ایک دفعہ رمضان المبارک کا مہینہ گزر گیا تو آپ بادشاہ سلامت سے ملنے ان کے قلعے تشریف لے گئے تو بادشاہ سلامت نے آپ سے پوچھا: مرزا تم نے کتنے روزے رکھے ہیں؟ عرض کیا ”پیر و مرشد ایک نہیں رکھا“۔ پھر ایک دن آپ کو اپنے ایک خاص دوست نواب مصطفیٰ خان سے ملنے کا اتفاق ہوا تو آپ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ نواب مصطفیٰ خان کے گھر کا اگلا چھتا تاریک تھا۔ جب آپ چھتے سے گزر کر نشست گاہ کے دروازے پر پہنچے تو وہاں نواب صاحب ان کے استقبال کے لیے پہلے ہی کھڑے تھے۔ مرزا صاحب نے فوراً ان کو دیکھ کر فارسی زبان میں پڑھا یعنی آب حیات کا چشمہ تو تاریکی کے اندر ہے۔

آب چشمہ حیوان درون تاریکیست

یعنی آب حیات اندھیرے میں ہے

WANT TO **DOWNLOAD** **NOTES** OF ANY CLASS?

[Click Me to Download](#)
(I'll Bring You There)



**Top Study World is one of the best notes
providers in Pakistan for FREE!**